تحفظ فراہم کرتا ہے۔'' (ص ۱۳۵)۔بعض مقالہ نگاروں نے جدید مسائل اور چیلنجز کو بھی پیش کیا ہے۔عورت ریاست کی سربراہ اعلیٰ بن سکتی ہے یا نہیں؟ اس موضوع پر عربی، اردو اور دیگر زبانوں میں علما کی بحثیں موجود ہیں۔ مصطفی ندیم کرمانی نے اپنے مقالے : QUR'AN AND GENDER JUSTICE PSYCHOLOGICAL PERSPECTIVE میں لکھا ہے کہ ''اسلام نے عورت کو ریاست کی قیادت اور حکومت چلانے کا حق عطا کیا ہے۔'' (ص ۱۵۵) مثال کے طور پر انھوں نے ملکۂ سبا کی حکم رانی اور حضرت عائشہؓ کے ذریعہ جنگ جمل کی قیادت کو پیش کیا ہے۔مقالہ نگار کی بحث مختصر، تشنہ اور اسلام کی مجموعی تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں ہے۔اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ اور صحیح نقطۂ نظر کے لیے علما کی تحریروں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

عصر حاضر میں خواتین کو بااختیار بنانے اور اس سے آگے بڑھ کر انھیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑا کرنے کی بحث اور مہم عالمی سطح پر جاری ہے۔اس سلسلے میں اسلام کا نقطۂ نظر بہت متوازن اور فطری ہے۔اس نے خواتین کو جو حقوق عطا کیے ہیں، وہ کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ان حقوق کی ادائیگی میں مختلف زمانوں میں مسلم معاشرے کے رویے میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔اگر چہ یہ حقیقت ہے کہ ماضی قریب میں بھی مسلم خواتین بہت سے حقوق سے محروم تھیں اور آج بھی انھیں تمام حقوق حاصل نہیں ہیں،لیکن عہد حاضر میں مغربی ماحول کے دباؤ کے سبب بعض مصنفین شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلم خواتین کے لیے ان حقوق اور آزادی کو دریافت کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں جو مغربی فریم ورک میں ہی فٹ ہو سکتے ہیں۔اس طرح کے بعض رجحانات اس مجموعے میں بھی ہیں۔

زیر نظر مجموعۂ مقالات نہ صرف موضوعات کے تنوّع، بلکہ مواد کے اعتبار سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔اس میں سمینار میں پڑھے گئے مقالات کے علاوہ بعض اساتذہ اور ریسرچ اسکالرز کے وہ مقالات بھی شامل ہیں جو کنوینر سمینار کی درخواست پر تحریر کیے گئے تھے۔اس طرح یہ کتاب ایک اہم علمی اور دستاویزی حیثیت کی حامل ہو گئی ہے۔

یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ اس میں پروف کی غلطیاں بہ کثرت ہیں۔ اردو اور عربی مضامین کی سیٹنگ بھی انگریزی طرز تحریر کے تتبع میں بائیں سے دائیں جانب رکھی گئی ہے، جو ذوق سلیم پر گراں گزرتی ہے۔ ٹائٹل دیدہ زیب اور کتابت وطباعت معیاری ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کو علمی اور دینی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی۔

(ڈاکٹرمحمدشہاب الدین)

پروجکٹ فیلو، سینٹر آف ایڈوانسڈ اسٹڈی،

شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ

## اقبال اور دبستان شبلی — ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

ناشر: ادبی دائرہ، عقب آواس وکاس کالونی، اعظم گڑھ، ۲۰۱۵ء صفحات: ۲۰۰، قیمت ۲۰۰/ روپے

یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ انیسوی صدی عیسوی کی علمی، ادبی، مذہبی اور سیاسی شخصیات: سر سید احمد خان، الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی اور علامہ اقبال اپنے آپ میں ایک انجمن اور ایک دبستان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سر سید احمد خاں حالی سے بیس (۲۰) سال بڑے تھے۔ حالی شبلی سے بیس سال بڑے تھے اور شبلی اقبال سے بیس سال بڑے تھے۔ عمر کے اس تفاوت کے باوجود ہر ایک کا دوسرے سے علمی ربط وضبط تھا اور وہ ایک دوسرے سے فیض اٹھانے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے تھے۔

'اقبال اور دبستان شبلی' ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کی نئی پیش کش ہے۔ اس سے قبل علامہ شبلی پر ان کی درجن بھر کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اقبال اور شبلی کے باہمی تعلق کا کم ہی لوگوں کو علم ہے۔ مصنف نے اپنے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ''کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ علامہ شبلی اور علامہ اقبال میں گہرے مراسم تھے۔ علامہ اقبال کی پہلی کتاب 'علم الاقتصاد' کی اصلاح علامہ شبلی نے کی تھی۔ ۱۹۱۱ء میں انھیں علامہ شبلی ہی کی طرف سے 'ترجمان حقیقت' کا خطاب ملا اور انھوں نے ان کے ایک بڑے شاعر ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور کہا تھا کہ آزاد اور حالی کی خالی ہونے والی کرسیاں اقبال سے پر ہوں گی''۔ علامہ شبلی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انھوں نے

اپنے تلامذہ کی ایک بڑی ٹیم تیار کی، جس نے ان کے بعد شمع علم وفن کو روشن کیے رکھا اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا مدلل اور علمی انداز میں جواب دیا۔

علامہ شبلی کے جانشین مولانا سید سلیمان ندوی سے علامہ اقبال کے گہرے مراسم تھے۔ اس کتاب میں سید صاحب کو لکھے گئے علامہ اقبال کے ستّر (۷۰) خطوط شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سید صاحب، مولانا عبد السلام ندوی، جناب اقبال سہیل، مولانا عبد الماجد دریابادی، شاہ معین الدین ندوی اور جناب یحییٰ اعظمی نے علامہ اقبال کے بارے میں جو کچھ لکھا اس کا تذکرہ اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ آخر میں دار المصنفین کے ترجمان ماہ نامہ معارف میں اقبال کے بارے میں جو مقالات شائع ہوئے، یا ان پر شائع ہونے والی کتابوں یا رسائل کے خصوصی شماروں پر جو تبصرے شائع ہوئے، ان کا اشاریہ بھی شاملِ کتاب کر دیا گیا ہے۔

الغرض دبستانِ شبلی نے اقبالیات سے جس نوع کا بھی شغف رکھا اور اس کی جو کاوشیں سامنے آئیں، ان کی تفصیلات اس کتاب میں پیش کرنے کی کام یاب کوشش کی گئی ہے۔ قوی امید ہے کہ علمی حلقوں میں اس کتاب کی پذیرائی ہوگی۔ (محمد رضوان خان)

ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

## ماہ نامہ شمس الاسلام بھیرہ، سرگودھا (پاکستان)

## مولانا امین احسن اصلاحی نمبر مدیر اعلیٰ: صاحب زادہ ابرار احمد بگوی

پتہ: شارع بگویہ، بھیرہ، ضلع سرگودھا (پاکستان) جلد ۹۱، شمارہ ۱۲، دسمبر ۲۰۱۵ئ، صفحات: ۲۵۶، قیمت/۵۰ روپے (پاکستانی)

ماہ نامہ شمس الاسلام بھیرہ مجلس حزب الانصار کا ترجمان ہے۔ یہ مجلس طویل عرصہ سے تعلیمی، سماجی اور رفاہی خدمات میں مصروف ہے۔ یہ مجلہ، جو ۱۹۲۵ء سے نکل رہا ہے، علمی و دینی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے متعدد خصوصی نمبر بھی شائع ہوئے ہیں۔ زیر نظر شمارہ مولانا امین احسن اصلاحیؒ (م ۱۹۹۷ئ) پر خصوصی اشاعت ہے۔

یہ مجلہ مولانا اصلاحی کے بارے میں ایک درجن سے زائد قیمتی مقالات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں جناب حسان عارف نے 'حیاتِ جاوید' کے عنوان سے ماہ و سال